نذر کا کفارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر مجھے نوکری مل گئی تو ہر ماہ اپنی تنخواہ کا پندرہ فیصد اللہ کی راہ میں خرچ کیا کروں گا، مگر اب حالات ایسے بن گئے ہیں کہ اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہیں رہا، کیا ایسی کوئی راہ موجود ہے کہ میں اس نذر سے نکل جاؤں، یا مجھے مسلسل اس پر عمل کرنا پڑے گا۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد! شریعت میں نذر ماننے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نذر ماننے سے منع فرمایا ہے جو یہ سمجھتے ہوئے مانی جائے کہ اُس سے تقدیر بدل جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ ''اَخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھیٰ عن النذر ویقول انّہ لا یردّ شیئاً وانما یُستخرَجُ بہ من البخیل ''مُسلم۔ ابوداوَد" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ نذر ماننے سے منع کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ وہ کسی ہونے والی چیز کو پھیر نہیں سکتی، البتہ اُس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل سے نکلوالیا جاتا ہے۔ "حدیث کے آخری فقرے کا مطلب یہ ہے کہ بخیل یُوں تو راہِ خدا میں مال نکالنے والا نہ تھا، نذر کے ذریعہ سے اِس لالچ میں وہ کچھ خیرات کر دیتا ہے کہ شاید یہ معاوضہ قبول کر کے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تقدیر بدل دے۔ دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ''النّذرُ لا یُقدِّمُ شیئاً ولا یُؤخّرہٗ وانما یُستخرَجُ بہ من البخیل '' (بخاری و مسلم)۔ "نذر نہ کوئی کام پہلے کرا سکتی ہے، نہ کسی ہوتے کام میں تاخیر کرا سکتی ہے۔ البتہ اس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل کے ہاتھ سے نکلوالیا جاتا ہے" اب اگر آپ کے لئے اس کو پورا کرنا مشکل ہو رہا ہے تو آپ اس کا کفارہ ادا کر کے اس سے نکل جائیں، نذر کا کفارہ، قسم توڑنے والا ہی ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: ''کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِینِ '' (مسلم: ۴۲۴۳) نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے، یا (10) دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا (10) دس مسکینوں کو کپڑا پہنایا جائے، اور اگر ان تینوں کاموں میں سے کوئی ایک کام بھی کرنے کی استطاعت نہ ہو تو (3) تین دن کا روزہ رکھ لے۔ آپ ان چاروں قسم کے کفارہ جات میں سے کسی ایک کو ادا کر کے نذر کی اداءگی سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی